

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 اپریل 1965ء

کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس

بنام

چاری اینڈ چاری لمیٹڈ۔

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10(2)(15)۔ ٹیکس دہندگان کی جانب سے ڈائریکٹر کو خصوصی ڈیوٹیوں کے لئے ادا کیے جانے والے کمیشن کی کٹوتی کا دعویٰ۔ ٹیکس دہندگان کے ذریعہ طے کردہ کمیشن کی شرح۔ کیا اس شرح کا جائزہ لینے کے لئے آمدنی کے لئے کھلا ہے۔ مینیجنگ ایجنسی۔ ایسے حالات کو ختم کرنے کے لئے معاوضہ جس میں اس طرح کا معاوضہ آمدنی ہے۔ ایسے وجوہات جہاں معاوضہ آمدنی ہو۔

جواب دہندہ، ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی، تمباکو اور دیگر اجناس میں کاروبار کرتا تھا اور N کمپنی اور دو دیگر کمپنیوں کے لئے مینیجنگ ایجنٹ کے طور پر بھی کام کرتا تھا۔ اس میں تین ڈائریکٹر تھے، جن میں سے سبھی کو کمپنی کے کاروبار میں حصہ لینے کے لئے ایک مقررہ معاوضہ ادا کیا گیا تھا۔ 21 جون 1951 کو مدعا علیہ کمپنی کو وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات کے مطابق تمباکو کی خرید و فروخت، جانچ، پتوں کو خشک کرنے اور برقرار رکھنے اور دوبارہ فروخت کرنے کے لئے مرکزی حکومت کا ایجنٹ مقرر کیا گیا تھا۔ 22 جون 1951 کو مدعا علیہ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں ایک ڈائریکٹر A کو مرکزی حکومت کے ساتھ معاہدے کے تحت تمام کاموں کا "خصوصی چارج" دیا گیا اور اسے معاہدے سے حاصل ہونے والے خالص منافع کا 30 فیصد ادا کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ اس انتظام کے تحت 31 مارچ 1952 کو ختم ہونے والے سال کے لئے 30 فیصد کمیشن کا حساب لگایا گیا اور اے کو ادائیگی کی گئی اور انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10(2)(15) کے تحت جائز کٹوتی کے طور پر تخمینہ سال 1952-53 میں دعویٰ کیا گیا۔ انکم ٹیکس افسر نے اے کے ذریعہ فراہم کردہ خدمات کے لئے خالص منافع کا صرف 10 فیصد کی اجازت دی اور مدعا علیہ کے ذریعہ دعویٰ کی گئی بقیہ رقم کی اجازت نہیں دی۔

N کمپنی کے ساتھ مدعا علیہ کا میجنگ ایجنسی معاہدہ ستمبر 1951 میں ختم کر دیا گیا تھا، جب ریاستی حکومت نے اس کمپنی کا حلف نامہ حاصل کیا تھا، اور مدعا علیہ کو اس کی ایجنسی کو قبل از وقت ختم کرنے کے معاوضے کے طور پر 17,346 روپے ادا کیے گئے تھے۔ انکم ٹیکس افسر نے 31 مارچ 1952 کو ختم ہونے والے سال کے لئے مدعا علیہ کی آمدنی کا حساب لگانے میں اس رقم کو مد نظر رکھا تھا۔

انکم ٹیکس افسر کے حکم کے خلاف اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل میں کمیشن کے حصے کی عدم اجازت اور میجنگ ایجنسی کی برطرفی کے معاوضے کو شامل کرنے کے خلاف اپیلیٹ ناکام رہیں۔ ان دونوں نکات کے حوالے سے ہائی کورٹ نے مدعا علیہ کے حق میں فیصلہ سنایا۔

حکم ہوا کہ: (i) مدعا علیہ کے لئے حکومت کے ساتھ معاہدہ ایک اہم معاہدہ تھا جس میں کاروبار کی عملی تفصیلات سے اچھی طرح واقف شخص کی طرف سے خصوصی توجہ کی ضرورت ہوتی تھی۔ اگر اس طرح کی خصوصی خدمات کے لئے انتظامیہ مدعا علیہ کے مفاد کو آگے بڑھانے کے لئے دانشمند کاروباری افراد کے طور پر خالص منافع کا 30 فیصد مناسب معاوضہ سمجھتی ہے تو ریونیو حکام اس رائے کا جائزہ لینے اور معاوضے کی شرح کو کم کرنے میں حق بجانب نہیں تھے۔ [697 B,C]

جہاں متعلقہ مواد پر غور کرنے پر اپیلیٹ ٹریبونل کی رائے ہے کہ کوئی خاص معاوضہ صحیح نہیں ہے، یا غیر معقول ہے، ہائی کورٹ کو اپنے مشاورتی دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، اس رائے میں مداخلت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ لیکن موجودہ معاملے میں، معاہدے کی نوعیت اور انجام دی جانے والی خصوصی خدمات سے متعلق مادی حالات کو ریونیو حکام کی طرف سے بالکل بھی دھیان میں نہیں رکھا گیا تھا۔ [697 C-E]

(ii) عام طور پر، دفتر یا ایجنسی کے نقصان کا معاوضہ سرمائے کی وصولی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ قاعدہ ایک استثنیٰ کے تابع ہے کہ ایجنسی کے معاہدے کو ختم کرنے کے لئے بھی وصولی کی جانے والی ادائیگی، جہاں ایجنسی ان میں سے ایک ہے جو ٹیکس دہندہ کے پاس ہے، اور ایجنسی کے خاتمے سے ٹیکس دہندہ کے منافع کمانے کے ڈھانچے کو نقصان نہیں پہنچتا ہے، بلکہ کاروبار کے فریم ورک کے اندر ہے، یہ کاروبار کا ایک لازمی واقعہ ہے کہ موجودہ ایجنسیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے اور نئی ایجنسیوں کو لیا جاسکتا ہے، یہ آمدنی ہے نہ کہ سرمائے۔ تاہم، اس بات کے ثبوت کی عدم موجودگی میں کہ N کمپنی کی میجنگ ایجنسی کے تعین کا مدعا علیہ کے کاروبار پر کیا اثر پڑا، صرف یہ صورت حال کہ مدعا علیہ کے پاس دوسرے کمپنیوں کی

مینجنگ ایجنسیاں تھیں، موجودہ مقدمہ کو استثنیٰ کے دائرے میں نہیں لائے گی [698H;

699 A-C]

کیلسال پارسز اینڈ کمپنی بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کے کمشنرز، T.C21 اور کیٹلویل بولن اینڈ کمپنی بمقابلہ C.I.T کلکتہ، [1964] 93 S.C.R8 نے وضاحت اور امتیاز کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 215، سال 1964.

مدراس ہائی کورٹ کے 24 اگست، 1961 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل نمبر 102، سال 1957 ہے۔

درخواست گزار کی طرف سے نیرن ڈی، ایڈیشنل سالیٹرز جنرل، آرگنٹی ایر اور آر این سچتھی شامل ہیں۔

جواب دہندہ کے لئے آر تھیگ راجن۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا۔

شاہ، جسٹس۔ جواب دہندہ ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی ہے۔ اس نے کھالوں اور کھالوں، معدنیات، تمباکو اور دیگر اجناس میں کاروبار کیا، اور نیلور پاور اینڈ لائٹ کمپنی لمیٹڈ اور دودو دیگر کمپنیوں کے لئے مینجنگ ایجنٹ کے طور پر بھی کام کیا۔ T.M. ایادورٹی، T.M. رنگاچاری اور پی سی چکرورتی کمپنی کے ڈائریکٹر تھے۔ کمپنی کے کاروبار میں حصہ لینے کے لئے ہر ڈائریکٹر کو سالانہ 4,800 روپے کا مقررہ معاوضہ ادا کیا گیا تھا۔ 21 جون 1951 کو مرکزی حکومت نے وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات کے مطابق تمباکو کی خرید و فروخت، جانچ، وزن، پتوں کو خشک کرنے، ذخیرہ کرنے، نقل و حمل، برقرار رکھنے اور دوبارہ فروخت کرنے کے لئے مدعا علیہ کو اپنا ایجنٹ مقرر کیا۔ مرکزی حکومت نے خریدے گئے تمباکو کی مدعا علیہ قیمت ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی، تمباکو کے لئے ایک اٹانائی پاؤنڈ کی شرح سے چارج کیا، اور تمباکو کی دوبارہ ترسیل کے لئے دو اٹانائی پاؤنڈ کی شرح سے، اور تمام خریداریوں پر کمیشن۔ 22 جون 1951 کو مدعا علیہ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں T.M. ایادورٹی کو ادھار پر تمباکو کی خریداری کا انتظام کرنے، گنٹور اور مدراس پورٹ پر تمباکو کی جانچ پڑتال کرنے اور تمباکو کی شپمنٹ کی نگرانی کرنے کے لئے "خصوصی چارج" دیا گیا اور انہیں معاوضے کے طور پر خالص منافع کا 30 فیصد ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی گئی۔ حکومت ہند کے ساتھ معاہدے کے تحت 31 مارچ 1952 کو ختم ہونے والے اکاؤنٹ سال میں مدعا علیہ کو کمیشن کے طور پر -/138454 روپے واجب الادا تھے۔ اخراجات کے لئے -/41473 روپے فراہم کرنے

کے بعد، بقیہ - /29094 روپے کا 30 فیصد T.M ایادورٹی کو کمیشن کے طور پر ادا کیا گیا تھا اور تخمینہ سال 1952-53 میں ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10(2)(15) کے تحت جائز کٹوتی کے طور پر دعویٰ کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے تمباکو کی خریداری اور فروخت کے معاہدے میں T.M ایادورٹی کے ذریعہ فراہم کردہ خدمات کے لئے خالص منافع کا صرف 10 فیصد کی اجازت دی تھی۔ اور مدعا علیہ کی جانب سے دعویٰ کی گئی رقم میں سے - /19796 روپے کی اجازت نہیں دی۔

نیلور پاور اینڈ لائٹ کمپنی لمیٹڈ کے ساتھ مدعا علیہ کے نیجنگ ایجنسی معاہدے کو 28 ستمبر 1951 سے ختم کر دیا گیا تھا جب ریاست مدراس کی حکومت نے الیکٹریکل انڈر ٹیکنگنڈ ایکوزیشن ایکٹ، 1949 کے ذریعہ حاصل کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے لازمی طور پر اس کمپنی کا حلف نامہ حاصل کیا تھا، اور مدعا علیہ کو اس کی ایجنسی کو قبل از وقت ختم کرنے کے لئے معاوضے کے طور پر - /17346 روپے ادا کیے گئے تھے۔ اس رقم کو انکم ٹیکس افسر نے 31 مارچ 1952 کے تخمینہ سال میں مدعا علیہ کی آمدنی کا تخمینہ لگانے میں مد نظر رکھا تھا۔

انکم ٹیکس افسر کی جانب سے اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل کو کمیشن کے حصے کی عدم اجازت اور نیجنگ ایجنسی کے معاہدے کو ختم کرنے کے معاوضے کو شامل کرنے کے فیصلے کے خلاف اپیلیٹ ناکام رہیں۔

اس کے بعد مدراس ہائی کورٹ نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 65(2) کے تحت ٹریبونل کو ہدایت دی اور اس معاملے کا ایک بیان تیار کیا اور مندرجہ ذیل دو سوالات کو ہائی کورٹ کو بھیج دیا:

(1) کیا حقائق کی بنیاد پر اور معاملے کے حالات میں جناب T.M ایادورٹی کو ادا کیے گئے معاوضے میں سے - /19,796 روپے کی رقم کی عدم منظوری جائز ہے؟ اور

(2) کیا نیلور پاور اینڈ لائٹ کمپنی لمیٹڈ کی نیجنگ ایجنسی کے نقصان کے لئے ٹیکس دہندگان کو ملنے والے معاوضے کی نمائندگی کرنے والی - /17,346 روپے کی رقم ٹیکس کے قابل ہے؟

ہائی کورٹ نے دونوں سوالوں کا جواب نفی میں دیا۔

پہلے سوال میں شامل رقم کے سلسلے میں الاؤنس مدعا علیہ نے انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10(2)(XV) کے تحت مانگا تھا، جس میں کہا گیا تھا:

"کوئی بھی ایسا خرچ جو کسی شق (I) تا (XIV) میں بیان کردہ نوعیت کا الاؤنس نہ ہو، اور ٹیکس دہندگان کے سرمائے کے اخراجات یا ذاتی اخراجات کی نوعیت میں نہ ہو جو اس طرح کے کاروبار، پیشے یا پیشے کے مقصد کے لئے مکمل اور خصوصی طور پر خرچ کیا گیا ہو۔"

اس سوال کا فیصلہ حقائق کی بنیاد پر اور ہر معاملے کے حالات کی روشنی میں کیا جانا چاہیے کہ کیا اخراجات کے طور پر دعویٰ کی گئی رقم مکمل طور پر اور صرف اس مقصد کے لیے خرچ کی گئی تھی یا نہیں۔ لیکن جیسا کہ ایسٹرن انویسٹمنٹ لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، مغربی بنگال (1) میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا ہے کہ دعویٰ کردہ الاؤنس کی قبولیت کے بارے میں حتمی نتیجہ قانون میں سے ایک ہے۔ لہذا ہائی کورٹ کے پاس یہ اختیار تھا کہ وہ ٹریبونل کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 65(2) کے تحت معاملے کا بیان پیش کرنے کے لیے کہے۔ دفعہ 10(2) (XV) کے تحت کسی شخص کو دی جانے والی خدمات کے لئے معاوضہ دینے کے اخراجات قابل قبول ہیں یا نہیں، اس پر غور کرتے ہوئے انکم ٹیکس افسر کو تمام حالات، جیسے سروس کی نوعیت اور خصوصی کردار کا خیال رکھنا چاہئے، اگر اسی طرح کے حالات میں ملازم کو منافع کا فیصد ادا کرنے کے لئے تجارت میں کوئی عمل ہے، سروس کی انجام دہی کے لئے ملازم کی اہلیت، اسی طرح کی خدمات انجام دینے کے لئے ٹیکس دہندہ کی طرف سے کسی دوسرے شخص کو ادا کی جانے والی رقم، تجارت میں عمل کے سلسلے میں الاؤنس کی معمول کی صورت حال، انتظام میں کسی دوسرے غیر معمولی اور غیر معمولی حالات کی موجودگی یا خاص وجوہات یا حالات جو یہ ظاہر کر سکتے ہیں کہ لین دین غیر معمولی تھا، اور اسی طرح۔

جواب دہندہ کا عام کاروبار کھالوں اور پوست، معدنیات اور تمباکو میں تھا۔ تاہم، ایسا نہیں لگتا ہے کہ کمپنی کا کاروبار بڑا تھا۔ حکومت ہند کی جانب سے تمباکو کی خریداری کا معاہدہ بظاہر مدعا علیہ کے معمول کے کام کے راستے سے باہر تھا اور اس نے ایک خصوصی تنظیم کے قیام کا مطالبہ کیا۔ معاہدے کی شرائط کے تحت مدعا علیہ کو حکومت کی جانب سے وقتاً فوقتاً دی گئی ہدایات کے مطابق تمباکو کی خرید و فروخت، چیکنگ، وزن، پتوں کو خشک کرنے، ذخیرہ کرنے، نقل و حمل، برقرار رکھنے اور دوبارہ فروخت کرنے کے لئے مرکزی حکومت کا ایجنٹ ہونا تھا۔ جواب دہندہ نے حکومت کی ہدایت پر مقررہ حد قیمت کے اندر تمباکو خریدنے پر رضامندی ظاہر کی اور تمباکو کی مناسب مقدار خریدنے، وزن کی درست جانچ پڑتال کرنے، فروخت کنندگان سے ڈیلیوری لینے، جب بھی ہدایت کی گئی ہو اسے دوبارہ حاصل کرنے، ریل روڈ یا سمندر کے ذریعے نقل و حمل کے لئے مناسب پیکنگ حاصل

کرنے کے لئے ذمہ دار تھا تاکہ تمباکو کی برآمد میں عام طور پر استعمال ہونے والی پیکنگ کے معیار یا معیار کے مطابق اطمینان کے مطابق ہو۔ خریدار کا، اور AGMARK معیار کے مطابق انڈین سینٹرل ٹوبیکو کمیٹی کے ٹوبیکو گریڈنگ انسپکٹریٹ کے ذریعہ تمباکو کا معائنہ کروانے کے لئے۔ مدعا علیہ کو گنٹور میں اپنے احاطے میں حکومت کے پاس ایک گودام رکھنا تھا۔ مدعا علیہ کو اپنی پوری کوشش کرنی تھی کہ مقررہ حد کے اندر زیادہ سے زیادہ سستے داموں خریداجائے اور حکومت کی مقرر کردہ قیمت سے کم نہ ہونے کی وجہ سے اسے زیادہ سے زیادہ قیمت پر فروخت کیا جائے تاکہ تمباکو کو دوبارہ فروخت کیا جاسکے جسے حکومت تحریری طور پر ہدایات کے ذریعے اس طرح اور ایسی قیمت پر فروخت کرنے کی ہدایت دے سکے جو حکومت کی طرف سے متعین کی گئی ہو۔ اور پہلی بار تمباکو کی خریداری کے پورے لین دین کو اس کے اپنے فنڈز سے فنانس کرنا۔ جو اب دہندہ کو اسٹاک کی حفاظت اور آگ بجھانے کی خدمات کو برقرار رکھنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرنے تھے۔ مدعا علیہ کے ذریعہ خریدی گئی اشیاء اگر گریڈ یا معیار کی نہیں ہیں تو تمباکو گریڈنگ انسپکٹر کے حکم سے مسترد کر دی جائیں گی۔ معاہدے کی کارکردگی کے لئے واضح طور پر تمباکو کی خریداری کے کاروبار کے عملی پہلو کے بارے میں ماہر علم کی ضرورت تھی، اگر یہ خام تھا تو اسے دوبارہ تیار کرنا، اور اس کی پیکنگ، ذخیرہ، نقل و حمل اور شپنگ۔

مدعا علیہ نے ایک منافع بخش معاہدہ کیا تھا، لیکن سامان کی خریداری، ذخیرہ، پیکنگ، نقل و حمل اور شپنگ میں کسی بھی غفلت کے نتیجے میں مدعا علیہ کو سنگین نقصان ہو سکتا ہے۔ انکم ٹیکس افسر نے تسلیم کیا کہ معاہدے کی ادائیگی کے لئے معاوضے کی ادائیگی کے لئے اخراجات مدعا علیہ کے کاروبار کے مقصد کے لئے مقرر کیے گئے تھے، لیکن مقررہ شرح کو دو بنیادوں پر کم کر کے 10 فیصد کر دیا گیا تھا: یہ کہ T.M ایادورٹی T.M رنگاچاری کے بھائی تھے، اور یہ کہ وہ کمپنی کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے تھے۔ معاہدے سمیت کمپنی کی تمام سرگرمیوں میں شرکت کرنے کا پابند ہے۔

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ معاہدہ سختی سے کاروباری غور و فکر کے علاوہ دیگر امور سے متاثر تھا۔ اس بات کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ڈائریکٹر کی حیثیت سے T.M ایادورٹی مرکزی حکومت کے ساتھ خصوصی معاہدے سمیت کمپنی کی تمام سرگرمیوں میں حصہ لینے کے پابند تھے۔ 400 روپے ماہانہ معاوضہ حاصل کرنے کے لئے ڈائریکٹر کو جو فرائض انجام دینے کا پابند کیا گیا تھا وہ ریکارڈ پر نہیں ہیں، لیکن ٹیکس دینے والے حکام کی رائے میں بھی

ڈائریکٹر کے طور پر T.M. ایادورنی کے فرائض میں حکومت کے ساتھ معاہدے میں حاضری کا احاطہ نہیں کیا گیا تھا۔ T.M. ایادورنی اور T.M. رنگچاری بھائی ہیں، لیکن یہ اپنے آپ میں اس نتیجے کو درست ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ غیر معقول یا حد سے زیادہ معاوضہ ادا کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا۔ جس شخص کو اس پیمانے کے معاہدے میں شرکت کے لئے بلایا گیا تھا اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ کاروبار کا ماہر علم رکھتا ہو، اس پر اپنا وقت صرف کرے، وقتاً فوقتاً سفر کرے، خریداری، بحالی، پیکنگ، نقل و حمل اور شپمنٹ کے لئے لوڈنگ کے مرحلے پر نگرانی اور کنٹرول برقرار رکھے۔ غالباً T.M. ایادورنی ایک ایسے شخص تھے، اور یہی وجہ ہے کہ انہیں ٹھیکہ دے کر جواب دہندہ کے لیے بڑی مقدار میں کمیشن کمانے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔

اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے صرف انکم ٹیکس افسر کے فیصلے کی تشریح کی اور خالص منافع کا 10 فیصد مناسب سمجھا۔ اپیلیٹ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے "انکار کی حمایت میں واضح اور قابل اعتماد وجوہات" پیش کیں جن میں ان کے پاس شامل کرنے کے لئے کچھ اور نہیں تھا۔ انکم ٹیکس افسر کی جانب سے دی گئی وجوہات کے تجزیے سے اس خیال کی تائید کرنے کی کوئی وجہ سامنے نہیں آتی۔ خالص منافع کے 10 فیصد سے زیادہ کی شرح پر یہ معاوضہ حد سے زیادہ یا غیر معقول تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ حکومت کے ساتھ معاہدہ مدعا علیہ کے لئے ایک اہم معاہدہ تھا جس میں کاروبار کی عملی تفصیلات سے اچھی طرح واقف شخص کی طرف سے مسلسل اور محتاط اطلاق اور نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مدعا علیہ کی انتظامیہ جواب دہندہ کے مفاد کو آگے بڑھانے کے لئے سمجھدار تاجر کے طور پر خالص منافع کے 30 فیصد کو معقول معاوضہ سمجھتی ہے تو ریونیو حکام ان کی رائے کا جائزہ لینے اور معاوضے کی شرح کو کم کرنے میں حق بجانب نہیں تھے۔ یہ سچ ہے کہ اگر متعلقہ مواد پر غور کرنے پر اپیلیٹ ٹریبونل کی رائے ہے کہ ادا کیا جانے والا کوئی خاص معاوضہ صحیح نہیں ہے، یا غیر معقول ہے، تو ہائی کورٹ کو اپنے مشاورتی دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اس رائے میں مداخلت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ لیکن معاہدے کی نوعیت، انجام دی جانے والی خدمات اور ملازم کے فرائض کی نوعیت سے متعلق مادی حالات کو ٹریبونل اور انکم ٹیکس حکام نے بالکل بھی دھیان میں نہیں رکھا۔ لہذا ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ پہلے سوال کا جواب نفی میں دیا جانا چاہئے۔

جس معاہدے کے تحت مدعا علیہ کمپنی کو نیلور پاور اینڈ لائٹ کمپنی لمیٹڈ کا مینجنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا تھا، اسے 1960 تک یقینی بنانا تھا، لیکن اسے قبل از وقت ختم کرنا پڑا کیونکہ مدراس الیکٹریکل انڈر ٹیکنگ ایکوزیشن ایکٹ، 1949 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مدراس حکومت نے لازمی طور پر بجلی کا حلف نامہ حاصل کیا تھا۔ اس حلف نامے کے حصول کے ساتھ ہی مدعا علیہ کا مینجنگ ایجنٹ کی حیثیت سے حق ختم ہو گیا۔ الیکٹریکل انڈر ٹیکنگ ایکوزیشن ایکٹ کی دفعہ 15 کے تحت حکومت معاوضہ ادا کرنے کی پابند تھی جس میں مینجنگ ایجنسی کے معاہدے کو ختم کرنے کا معاوضہ بھی شامل ہو گا۔ مدعا علیہ کو ایجنسی کے خاتمے کے لئے معاوضے کے طور پر -/17,346 روپے ملے، جس کا حساب اس ایکٹ کی دفعہ 15 میں بیان کیا گیا ہے۔ بادی النظر میں، ایسی رسید ٹیکس دہندگان کے اثاثے کو ختم کرنے کے بدلے میں ہے، سرمائے کی وصولی ہے۔ تاہم ریونیو کی جانب سے اس بات پر زور دیا گیا کہ مدعا علیہ مینجنگ ایجنسیوں کو سنبھالنے کا کام کر رہا ہے اور ایک مینجنگ ایجنسی کے ختم ہونے سے جواب دہندہ کا کاروباری ڈھانچہ متاثر نہیں ہوا۔ کیٹلوپیل بولن اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، کلکتہ (1) میں اس عدالت کے حالیہ فیصلے میں اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ:

"یہ وسیع پیمانے پر کہا جاسکتا ہے کہ سرمائے کے نقصان کے لئے جو کچھ وصول کیا جاتا ہے وہ سرمائے کی وصولی ہے: تجارتی لین دین میں منافع کے طور پر جو کچھ حاصل کیا جاتا ہے وہ قابل ٹیکس آمدنی ہے۔ لیکن اس بات کا تعین کرنے میں دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دیئے گئے معاملے میں جو کچھ ملتا ہے وہ آمدنی کے ذریعہ کے نقصان کا معاوضہ ہے، یا ٹریڈنگ لین دین میں منافع ہے۔"

عدالت نے مزید مشاہدہ کیا:

یہ ایک عام اصول کے طور پر نہیں کہا جاسکتا ہے کہ رسید کی نوعیت کے بارے میں جو چیز غیر یقینی ہے وہ کسی ایجنسی یا دفتر کا معدوم ہونا یا لازمی طور پر ختم کرنا ہے۔ نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ کسی ایجنسی کے معدوم ہونے کے لئے ملنے والا معاوضہ ہمیشہ کسی کاروبار کی خیر سگالی کی فروخت پر حاصل ہونے والی قیمت کے برابر ہو سکتا ہے۔ ایجنسیوں کو ختم کرنے کے معاہدوں پر لاگو ہونے والا ٹیسٹ یہ ہے: ٹیکس دہندہ نے اس رقم یا رقم کے بدلے میں کیا حاصل کیا ہے جس پر ٹیکس عائد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے؟ اگر ایجنسی کے معاہدے کی منسوخی کے لئے معاوضہ ادا کیا جاتا ہے، جو وصول کنندہ کے کاروبار کے تجارتی ڈھانچے کو

متاثر نہیں کرتا ہے، یا اس میں پائیدار اثاثے کا نقصان شامل ہے، جس سے ٹیکس دہندگان کو منسوخ شدہ معاہدے سے جاری کردہ اپنی تجارت جاری رکھنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے تو، وصولی ایک تجارتی رسید ہوگی: جہاں ایجنسی کے معاہدے کی منسوخی تجارتی ڈھانچے کو متاثر کرتی ہے، یا اس میں پائیدار اثاثے کا نقصان شامل ہے، نقصان کی تلافی کے لئے ادا کی جانے والی رقم سرمائے ہے:"

موجودہ معاملے کے حقائق کی طرف مڑتے ہوئے، پہلی بار یہ مشاہدہ کیا جانا چاہئے کہ یہ ریونیو پر منحصر ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ 'مخصوص رسید ٹیکس کے قابل آمدنی ہے، اور اس کے علاوہ یہ بتانا کہ مدعا علیہ نیلور پاور اینڈ لائٹ کمپنی لمیٹڈ اور دود دیگر کمپنیوں کا مینجنگ ایجنٹ تھا، ان دود دیگر کمپنیوں کے کاروبار کی نوعیت کے بارے میں کوئی دوسرا ثبوت نہیں ہے جن میں جواب دہندہ مینجنگ ایجنٹ تھا، نیلور پاور اینڈ لائٹ کمپنی لمیٹڈ کی مینجنگ ایجنسی کے مقابلے میں ان کی نسبتا اہمیت کے بارے میں، اور کیا نیلور پاور اینڈ لائٹ کمپنی لمیٹڈ کی مینجنگ ایجنسی کے معدوم ہونے کی وجہ سے، کوئی پائیدار اثاثہ مدعا علیہ کے ہاتھوں کھو گیا، یا اس کی تجارتی تنظیم بری طرح متاثر ہوئی۔ انکم ٹیکس افسر نے مشاہدہ کیا کہ "کمپنی کا مینجنگ ایجنسی کا کاروبار ختم نہیں ہوا ہے"، کمپنی اب بھی "دوسری کمپنیوں کے مینجنگ ایجنٹ" کے طور پر جاری ہے۔ ایک ایجنسی کے ہتھیار ڈالنے کے بعد بھی کمپنی پہلے کی طرح کاروبار کرتی ہے، اس کا ڈھانچہ متاثر نہیں ہوتا ہے "اور لہذا" کیل سال پار سنز اینڈ کمپنی بمقابلہ T.C21C.I.R نمبر 608 کے فیصلے کے مطابق رسید کو آمدنی سمجھا جانا چاہئے"۔ اور اس نقطہ نظر سے اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل نے اتفاق کیا۔ لیکن اس بات کے ثبوت کی عدم موجودگی میں کہ نیلور پاور اینڈ لائٹ کمپنی لمیٹڈ کی مینجنگ ایجنسی کے فیصلے نے مدعا علیہ کے کاروبار پر صرف یہ شرط عائد کی تھی کہ مدعا علیہ کے پاس دود دیگر کمپنیوں کی مینجنگ ایجنسیاں ہیں اور اس سے زیادہ کے بغیر یہ معاملہ کیہ سال پار سنز اور کمپنی بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کمشنر<sup>(1)</sup> (ان لینڈ ریونیو) کے اندر نہیں آئے گا۔ کیٹلوویل بولن اینڈ کمپنی کے مقدمہ<sup>(2)</sup> میں اس عدالت نے نشاندہی کی کہ عام طور پر عہدے یا ایجنسی کے نقصان کا معاوضہ سرمائے کی وصولی کے طور پر سمجھا جاتا ہے، لیکن قاعدہ ایک استثنیٰ سے مشروط ہے کہ ایجنسی کے معاہدے کو ختم کرنے کے لئے بھی ادائیگی وصول کی جاتی ہے، جہاں ایجنسی ان میں سے ایک ہے جو ٹیکس دہندہ کے پاس ہے، اور ایجنسی کے خاتمے سے ٹیکس دہندگان کے منافع کمانے کے ڈھانچے کو نقصان نہیں پہنچتا ہے، لیکن یہ کاروبار کے فریم ورک کے اندر ہے، یہ کاروبار کا ایک لازمی

واقعہ ہے کہ موجودہ ایجنسیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے، اور نئی ایجنسیوں کو لیا جاسکتا ہے، یہ آمدنی ہے نہ کہ سرمائے کی سال پار سنز اینڈ کمپنی کا مقدمہ (1) عام اصول سے مستثنیٰ ہے، اور ایسے حالات جو مدعا علیہ کے مقدمہ کو استثنیٰ کے دائرے میں لاتے ہیں، واضح طور پر قائم ہونا ضروری ہے۔ ہائی کورٹ کی رائے تھی کہ نیلور پاور اینڈ لائٹ کمپنی لمیٹڈ کو تحویل میں لینے کے لئے حاصل ہونے والا معاوضہ ایک سرمائے کی رسید ہے جس پر ٹیکس عائد نہیں کیا جاسکتا ہے، اور ہمارے سامنے رکھے گئے مواد پر، ہم اس سوال پر ہائی کورٹ سے اختلاف کرنے سے قاصر ہیں۔

لہذا اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور قیمت کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے..  
اپیل خارج کر دی گئی۔